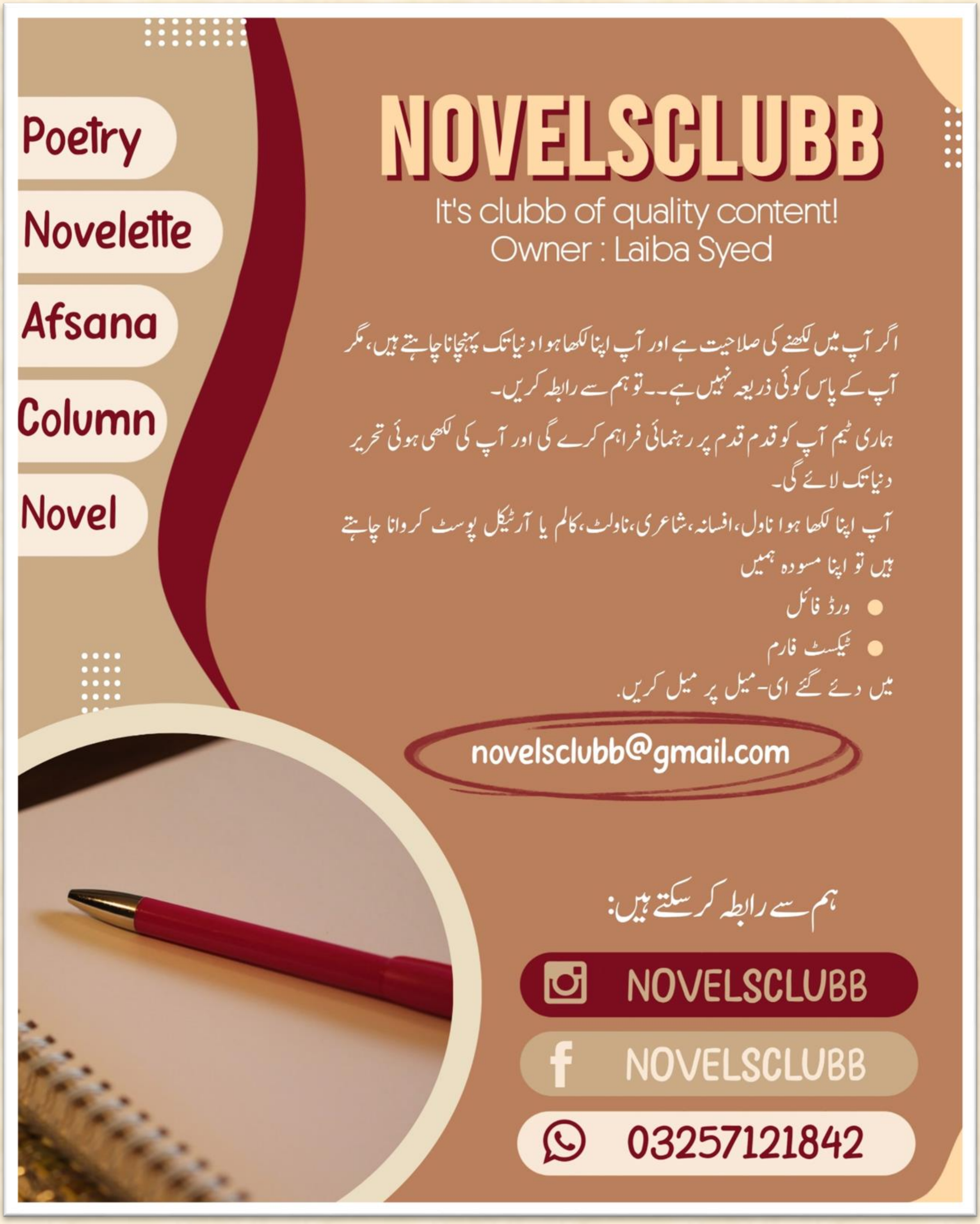
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دیئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کرسکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

داغ و نظر

از قلم

نور جہاں

Clubb of Quality Content!

داغ و نظر

از قلم نور جہاں

قسط نمبر دو

حجابِ وقار

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

نوؔر خاموش بیٹھی رہی۔

کچھ لمحے گزرے، تو وہ دھیرے سے اُٹھی اور آہستہ آہستہ اپنے کمرے کی طرف چل دی۔

نیچے کے شور، ہنسی اور باتوں کے ہجوم سے دُور اُس کی خاموشی ایک بار پھر اُس کی پناہ بن گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کمرے میں داخل ہوتے ہی اُس نے دروازہ نرمی سے بند کیا،

اور چند لمحے اُس سے ٹیک لگائے کھڑی رہی

یوں لگا جیسے سارے دن کا بوجھ اچانک اُس کے سینے پر آ کر ٹھہر گیا ہو۔

اُس نے ایک گہری سانس لی۔

"سب ٹھیک ہو جائے گا... سب ٹھیک ہو جائے گا..."

وہ دھیرے دھیرے وہی جملے دہراتی رہی،

جیسے نازک سی دعا،

یا شاید اپنے دل کو تسلی دینے کی ایک کمزور سی کوشش۔

دل بوجھل تھا،

آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی،

مگر وہ روئی نہیں۔

وہ اب ان زخموں کے لیے آنسو بہانا نہیں چاہتی تھی،

جو وقت کے ساتھ بھرنے کے بجائے

ہر روز نئے سرے سے رِسنے لگتے تھے۔

سینہ جیسے کسی نے جکڑ لیا ہو، سانس لینا مشکل ہونے لگا۔

نوؔر نے کپکپاتے ہاتھ سے اپنے دل پر ہاتھ رکھا، اور آہستہ آہستہ سانس لینے کی کوشش کی شاید اس درد کی شدت کچھ کم ہو جائے، چاہے چند لمحوں کے لیے ہی سہی۔

پھر اُس نے اپنا حجاب اور نقاب اُتارا، بڑی احتیاط سے کمرے کے ایک کونے میں رکھی کرسی پر تہہ کر کے رکھ دیا، اور واش روم کی طرف بڑھ گئی۔

نل کھولا ٹھنڈا پانی اُس کی ہتھیلیوں سے بہہ کر چہرے پر گرا۔

ایک بار، دو بار، تین بار۔

پھر اُس نے آئینے میں اپنی صورت کو دیکھا۔

آنکھوں میں ہلکی لالی تھی مگر وہ رونے کی نہیں، ضبط کی علامت تھی۔

Clubb of Quality Content!

کچھ لمحے یونہی کھڑی رہی، پھر وضو کیا، نرم کپڑوں میں ملبوس ہوئی، اور جائے نماز بچھائی۔

باہر سے مغرب کی اذان کی نرم صدا آ رہی تھی اُس نے تکبیر کہی، ہاتھ اٹھائے، اور نماز میں کھو گئی۔

نماز مکمل ہوئی تو وہ سجدے کی حالت سے اُٹھی نہیں بس تسبیح کے دانے انگلیوں میں جنبش کرتے رہے، لبوں پر دھیرے دھیرے ذکر جاری رہا۔

اُس لمحے سکون نہیں تھا، مگر خاموشی میں درد کچھ ہلکا ضرور محسوس ہوا۔

ابھی اُس نے آنکھیں بند ہی کی تھیں کہ دروازہ چرمرایا۔

اُس کی بڑی بہن اندر داخل ہوئی، بھنویں اٹھائے ہوئے۔

"ہا... دعا، نماز، سب کچھ... پھر سے نیک بننے کا شو شروع؟" اُس نے طنز بھرے لہجے میں کہا۔

نوؔر نے آہستہ سے جائے نماز تہہ کی، نگاہ جھکائے پوچھا،

"کیا کام ہے؟"

"امّی بلا رہی ہیں، کھانے کے لیے۔"

نوؔر نے ہلکی سی سر ہلایا۔

دیوار پر لگی گھڑی کی سوئیوں پر نظر ڈالی رات کے نو بج چکے تھے۔

وقت اُڑ گیا تھا جیسے لمحے ہی ساعتوں میں ڈھل گئے ہوں۔

اُس نے پھر سے اپنا حجاب اور نقاب اوڑھا، اور نیچے چلی گئی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

نیچے دستر خوان پر قہقہے گونج رہے تھے، گپ شپ جاری تھی، مگر وہ ایک گوشے میں، چھوٹی سی میز پر، خاموشی سے اپنا کھانا کھانے بیٹھ گئی۔

کھانا ختم ہوا تو اُس نے چپ چاپ برتن سمیٹے اور سنک کے پاس جا کھڑی ہوئی۔

پانی کے بہاؤ اور برتنوں کی ٹن ٹن میں وہ خود کو گم کرنے لگی۔

دھلتے برتنوں کے ساتھ جیسے اُس کے دل کے زہریلے خیال بھی دھلنے لگے ہوں

اس گھر کی گھٹن، اُس کے اندر کے شور سے کچھ کم ہونے لگی۔

جب سب برتن صاف کر چکی تو اُس نے ہاتھ خشک کیے، آہ بھری، اور اپنے کمرے کی راہ لی۔

عشاء کی نماز ادا کی، پھر بستر پر بیٹھ گئی۔

بالوں کو ڈھیلا سا جُوڑا بنایا، نوٹ بک کھولی، اور قلم اٹھایا۔

سفید کاغذ پر سیاہی کے نشان اُترنے لگے۔

شہر کے دوسرے کنارے، ایک ایسے مکان میں جہاں روشنی ہمیشہ ذرا نرم پڑتی تھی اور دیواروں پر خوشگوار خاموشی کا بسیرا تھا،

زویار اپنے والدین کے ساتھ دستر خوان پر بیٹھا تھا۔

کھانے کی خوشبو، برتنوں کی ہلکی جھنکار، اور والد کے سنجیدہ مگر پُر شفقت لہجے میں جاری گفتگو

سب کچھ ایک ترتیب، ایک سکون میں لپٹا ہوا تھا۔

والد بات کر رہے تھے کاروبار کے نئے منصوبے، منڈی کی صورتحال، اور آنے والے مہمانوں کے بارے میں۔

زویار بغور سن رہا تھا، سر ہلاتا، کبھی کبھی مسکرا کر کوئی رائے دیتا۔

اُسے اپنے والد کی گفتگو میں ایک وقار محسوس ہوتا تھا

ایسا وقار جو سالوں کی محنت اور ایمان داری سے جنم لیتا ہے۔

کھانے کے بعد، نمازِ عشاء ادا کی۔

نماز کے بعد وہ بالکنی میں چلا آیا۔

شہر کی رات خاموش تھی، مگر دور کہیں ٹریفک کی دھیمی آواز ایک زندگی کی علامت بن کر گونج رہی تھی۔

ہلکی ہوا اُس کے چہرے کو چھوتی، اور آسمان پر چمکتے ستارے جیسے کسی اور جہان کی خبر دیتے۔

Clubb of Quality Content!

کچھ ہفتوں بعد...

یونیورسٹی کی راہداریوں میں اب وہی شور نہیں رہا تھا۔

کتابوں کے صفحے پلٹنے کی سرسراہٹ اور قلموں کی کھڑ کھڑاہٹ ہی سُنائی دیتی تھی۔

امتحانات کا موسم تھا

چہروں پر تھکن، آنکھوں میں بے خوابی، اور لبوں پر دُعائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دور اور زینب دونوں ماسٹر سے لٹریچول کی طالبہ ہیں

نوّر اور زینب زیادہ تر وقت لائبریری میں گزارنے لگیں۔

خاموشی سے کتابیں کھول کر پڑھتیں، کبھی ایک دوسرے کو آہستہ سے سمجھاتیں۔

زویار، جو اب ایم ایس ان فنانس میں کر رہا تھا، اپنے امتحانوں میں ڈوبا ہوا تھا۔

اور کامران ایم ایس ان سائیکالوجی کا طالب علم بھی اپنے کمرے میں کتابوں کے انبار کے بیچ بیٹھا رہتا۔

یونیورسٹی کی فضا میں ایک مشترک اضطراب تھا

ایک خاموش دباؤ جو سب کے دلوں پر بیک وقت محسوس ہوتا۔

امتحان کے بعد...

یوں لگا جیسے کسی نے بند کھڑکیوں کو کھول دیا ہو۔

ہوا ہلکی ہو گئی، فضا میں قہقہے لوٹ آئے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

طلباء کے چہروں سے تھکن مٹ گئی، اور یونیورسٹی میں پھر سے زندگی کی رمق اُتر آئی۔

نوّر اور زینب نے طے کیا کہ آج تھوڑا سا سکون لیا جائے۔

لہٰذا وہ یونیورسٹی کے قریب واقع ایک چھوٹی سی کیفے میں جا بیٹھیں۔

کیفے کے اندر زرد روشنیوں کا جال سا بُنا ہوا تھا۔

لکڑی کی میزیں، شیشے کی کھڑکیوں سے جھانکتا سورج، اور کافی کی بھینی خوشبو

Clubb of Quality Content!

نوؔر نے آئس کافی منگوائی، اور زینب نے چائے کے ساتھ ایک ننھا سا کیک کا ٹکڑا۔

نوّر آج مرون رنگ کے حجاب اور نقاب میں تھی، چہرے کا زیادہ حصہ چھپا ہوا، صرف آنکھیں نرم، سنجیدہ، اور کہیں دور دیکھتی ہوئی۔ اُس کے مہرون عبایا کے نیچے سفید جوتے جھلک رہے تھے،

زینب نے لمبا پیچ رنگ کا فراک، نرمی سے لپٹا پشمینہ دوپٹہ،

اور گلے میں ایک سنہری لاکٹ جو اُس کی ہنسی کے ساتھ چمک اٹھتا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

زینب نے چائے کا پہلا گھونٹ لیا اور مسکراتے ہوئے کہا:

"اُف! شکر ہے امتحان ختم ہوئے!

اب صرف ایک سمیسٹر باقی، پھر آزادی!"

نوّر کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ اُبھری ایسی جو پوری آنکھوں میں اتر جاتی ہے۔

ہفتوں بعد اُس نے محسوس کیا کہ دل میں کچھ ہلکا سا اطمینان ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

زینب کی نظر سامنے بیٹھی ایک لڑکی پر پڑی۔

"نور، دیکھو وہ لڑکی، اس کا حجاب بہت اچھا لگ رہا ہے، ہے نا؟"

نور نے پلٹ کر دیکھا، آنکھوں میں معمولی سی دلچسپی لیے۔

"ہاں، اچھا ہے۔"

وہ واپس پلٹی تو زینب نے مسکرا کر کہا،

"میں بھی ایسا حجاب کرنا چاہتی ہوں۔ تھوڑا ڈفرنٹ لگتا ہے۔"

نور نے دوبارہ پلٹ کر اس لڑکی کو غور سے دیکھا۔ وہ مکمل آستینوں والی انر شرٹ اور بیگی جینز میں تھی،

Clubb of Quality Content!

اوپر سے لمبی ڈھیلی ڈریس شرٹ پہنی ہوئی تھی۔ اس کا اسکارف آدھے سر سے شروع ہوتا تھا، بالوں کی کچھ لٹیں ماتھے پر بکھری ہوئی تھیں۔

نور نے نظر پھیر لی اور آہستگی سے بولی،

"زینب، حجاب صرف خوبصورتی کے لیے نہیں ہوتا۔ یہ ہماری نیت، عزت، اور اللہ سے ہمارے تعلق کا آئینہ ہوتا ہے۔

جو چیز نیت میں نہیں، وہ ظاہر میں کتنی بھی اچھی کیوں نہ لگے... اللہ کے ہاں اس کا وزن نہیں ہوتا۔"

زینب سنجیدہ ہو گئی۔

"تم ٹھیک کہتی ہو... میں نے کبھی ایسے نہیں سوچا۔"

Clubb of Quality Content!

نور نے پہلی بار زینب کی طرف مضبوطی سے دیکھا،

"ہمیں لوگوں سے نہیں، اللہ سے شرمانا ہے۔ لوگ تب تک پسند کرتے ہیں جب تک ہم ان کے سانچے

میں فِٹ رہیں... مگر اللہ تب بھی پسند کرتا ہے جب ہم ٹوٹ کر اس کی طرف لوٹتے ہیں۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میں سوچتی تھی کہ میں نقاب چھوڑ دوں، یار۔ مطلب حجاب بھی تو میں کر ہی سکتی ہوں نا؟
میرا چہرہ کوئی دیکھ ہی نہیں پاتا۔ شادیوں وغیرہ میں میری تصویر بھی صحیح سے نہیں آتی،

اور مجھے لگتا ہے کہ جیسے میں بہت بڑی بڑی لگتی ہوں۔ ہر کوئی مجھے کہتا ہے، "تم نقاب میں بڑی بڑی لگتی ہو۔"

لیکن سچ کہوں زینب، میں تو صرف سولہ سال کی تھی۔ اور جب میں نے یہ سب سٹارٹ کیا تھا نا، تو یہ میں نے ضد میں کیا تھا۔ سب بولتے تھے کہ "تم نہیں کر پاؤ گی، آگے جا کر مشکل ہو جائے گا۔"

تو میں نے کہا، "نہیں! میں کروں گی۔" مجھے ان سب کو غلط ثابت کرنا تھا۔

لیکن اب... اب میں خود سے سوال کرتی ہوں کہ: میں یہ کیوں کر رہی ہوں؟

اور میرے پاس اس کا صرف ایک جواب ہے: میں یہ سب اللہ کے لیے کر رہی ہوں۔

جب میں نے شروع کیا تھا تو سوچتی تھی کہ یار، میں ایسا حجاب لوں گی، فینسی سا، تھوڑا اسٹائلش... شادیوں میں بھی تو اچھا لگنا چاہیے نا؟

لیکن اُس وقت کسی نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا کہ پردے اور نقاب کا اصل مطلب کیا ہے۔

پردے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو ڈھانپنا ہے، کور رکھنا ہے، اور خود کو توجہ کا مرکز نہیں بننے دینا۔

لیکن اگر ہم فینسی حجاب لیں، میک اپ کریں، تو وہ مقصد تو فوت ہو جاتا ہے نا؟

جب میری بہن کی انگیجمنٹ تھی، تو میں مسلسل سوچتی رہی کہ میں کیا پہنوں؟ کیا نہ پہنوں؟ لوگ کیا کہیں گے؟ کون سی نظروں سے دیکھیں گے؟

ناولز کلب

پھر ایک وقت آیا، میں نے خود سے کہا: بھاڑ میں جائیں سب... میری مرضی، میں جو چاہوں گی پہنوں گی۔

میں نے فینسی کپڑے پہنے، حجاب اور نقاب بھی لیا... لیکن اپنی آنکھیں نہیں سجائیں۔ نہ لائنر، نہ مسکارا کچھ نہیں لگایا۔

کیونکہ مجھے لگا تھا کہ اگر میں اپنی آنکھوں کو حسین بنا کر خود کو پیش کروں، تو شاید میں نقاب کی بے حرمتی کر رہی ہوں۔

ہاں، میں مانتی ہوں کہ شادیوں میں انسان فینسی کپڑے پہنتا ہے میں نے بھی پہنے ہیں۔

Clubb of Quality Content!

لیکن بات نیت کی ہوتی ہے۔

اور اصل بات یہ ہے کہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں، سب ایسے کپڑے پہنیں جو جسم کو ڈھانپیں، ایسے نہ ہوں جو جسم کے ساتھ چپکے ہوئے ہو

نور نے نرم مگر مضبوط لہجے میں کہا،

"اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ تم خوبصورت یا اچھے کپڑے نہ پہنو... پہنوں، ضرور پہنوں... مگر ایسے

جو تمہارا جسم چھپائیں، نمایاں نہ کریں۔ پردہ صرف کپڑے اوڑھ لینے کا نام نہیں، بلکہ نرمی، وقار اور حدود کا نام ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور جب میں نے یہ بات دل سے سمجھی، تب مجھے پتہ چلا کہ واقعی...

نقاب اور پردے کا مطلب یہی ہے کہ عورت کو اپنے آپ کو کور رکھنا ہے۔

میں یہ نہیں کہتی کہ کوئی بہت ایکسٹریم ہو جائے،

لیکن جو اللہ نے کہا ہے، جو حدیث اور آیات میں پردے کے بارے میں آیا ہے وہ تو ہمیں اپنانا چاہیے نا؟

یہ نہیں کہ ہم خود کو سجا سنوار کر، آنکھوں کو حسین کر کے، پھر کہیں: "ہاں بھئی، پردہ تو ہے نا!"

اور ساتھ ساتھ چمکیلی چیزیں، فینسی پٹیاں، گولڈن کڑھائی...

جنہیں دیکھ کر لوگ خود کہہ اٹھیں: "اس کا حجاب دیکھو، کتنا اسٹائلش ہے!"

یہ تو توجہ کا مرکز بنتا ہوا... اور پردہ اس کا مخالف ہے۔

Clubb of Quality Content!

میں نے سوچا اس کا میرے پاس کیا جواب ہے؟

کوئی نہیں۔ کیونکہ مجھے تو توجہ کا مرکز ہی نہیں بننا۔

مجھے تو اپنے نفس کو مارنا ہے

وہ نفس جو چاہتا ہے کہ لوگ مجھے دیکھیں، سراہے، نوٹس کریں۔

اور مجھے یہ سب کیوں کرنا ہے؟

کیونکہ مجھے صرف اللہ کی توجہ چاہیے۔

مجھے کسی مرد، عورت، یا انسان کی تعریف یا نظروں کی ضرورت نہیں ہے۔

مجھے اپنے اس نفس کو مارنا ہے جو توجہ چاہتا ہے۔

چاہے نقاب ہو یا صرف حجاب جس نے بھی لیا ہو، اُسے طریقے سے لینا چاہیے۔

ہمیں اس کی بے حرمتی نہیں کرنی چاہیے۔

پر اس کا یہ مطلب بھی ہر گز نہیں ہے کہ ہم دوسروں کو جج کریں ان میں خامیاں نکالیں اور ان کو تانے کسنا شروع کر دیں

ہو سکتا ہے اگر وہ یہ چیز صحیح نہیں کر رہے لیکن پھر بھی وہ اللہ سے ہم سے زیادہ قریب ہو حجاب اگرچہ مکمل نہ ہو لیکن شاید نیت ہم سب سے بہتر ہو سکی اس لیے ہمیں صرف

دعا کرنی چاہیے کہ اللہ ان کو ہدایت دے اور ہمیں بھی کیونکہ ہم کسی کو جج کرنے والے ان میں خامیاں نکالنے والے یا ان کو بولنے والے کوئی بھی نہیں ہے

ہمیں چاہیے کہ ہم حوصلہ دیں، نہ کہ تنقید۔

لفظ کبھی کسی کے دل میں ہلکا سا چراغ بھی جلا دیتے ہیں

اور کبھی ایک اندھیرا بھی۔"

کیفے میں یکدم ایک خاموشی چھا گئی۔ سکون بھری، سوچ میں ڈوبی ہوئی خاموشی۔

ناولز کلب
Clubb Quality Content

اسی کیفے کے دوسرے گوشے میں

زویار بیٹھا تھا اُس کے سامنے چائے کا کپ ابھی تک چھوا تک نہیں گیا تھا۔

کامران فون پر مصروف تھا،

اور زویار، جانے کیوں، کچھ مدھم آوازوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔

قریب ہی سے ایک مانوس سی آواز آ رہی تھی

ناولز کلب
Club of Quality Content

دھیمی، نرم، اور مطمئن۔

الفاظ عام تھے، مگر اُن میں ایک خاص سکون تھا۔

اُس نے غیر ارادی طور پر رخ پھیرا

مرون رنگ کا حجاب، باوقار نشست، اور پر سکون لہجہ۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

پھر اُسے یاد آیا

زینب کو اُس نے ڈسپلن کمیٹی میں دیکھا تھا

اور جو بول رہی تھی... اگر یاد درست ہو تو اُس کا نام نورؔ تھا۔

اچانک اُسے احساس ہوا کہ وہ دیکھ رہا ہے،

اور نگاہیں فوراً جھک گئیں۔

"اَستغفر اللہ..."اُس کے لبوں سے نکلا۔

اُس نے کبھی یوں کسی لڑکی کی گفتگو پر کان نہیں دھرے تھے،

نہ کسی کی تعریف میں دل ہلکا سا دھڑ کا تھا۔

لیکن آج جو احساس تھا،

وہ کشش نہیں تھی

بلکہ احترام تھا۔

چائے کا کپ ہاتھ میں لیے وہ خاموش بیٹھا رہا۔

نوؔر کی باتیں اُس کے دل کے کسی نرم گوشے میں جا بیٹھی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"کیسے کوئی انسان دوسروں کے لیے اتنا نرم سوچ سکتا ہے؟"

اُس نے خود سے پوچھا۔

اُس شام جب وہ کیفے سے نکلا نوّر کے الفاظ اُس کے ساتھ چلتے رہے،

ہوا کی سرسراہٹ میں گھل کر بھی مٹ نہ سکے۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

کیفے سے واپس آتے ہوئے نوؔر کے دل میں ایک نرمی سی اتر آئی تھی۔

آج اُس نے سوچا کہ زلیخا بیگم سے خوب باتیں کرے گی۔

کافی عرصے بعد اُس کا دل چاہا تھا کہ وہ اپنی کوئی چھوٹی سی خوشی اُن سے بانٹے۔

ذہن میں زینب کے قہقہے، کافی کی خوشبو، اور اُس دھوپ بھری دوپہر کی ہلکی روشنی اب تک بسی ہوئی تھی۔

گھر پہنچ کر اُس نے اپنا لباس بدلا، چادر درست کی، اور ماں کے کمرے کی طرف چلی گئی۔

کمرے میں زلیخا بیگم نیم دراز تھیں، سامنے ٹی وی چل رہا تھا۔

نوّر دروازے کے قریب آ کر مسکرائی وہی ہلکی سی مسکراہٹ، جس میں صدیوں کی شرمیلی تمنا چھپی رہتی ہے۔

"امی، آج میں اور زینب کیفے گئے تھے..."

وہ خوشی سے بولی،

"اور ہم نے آئسڈ کافی منگوائی بہت مزے کی تھی، اور زینب نے تو—"

زلیخا بیگم نے حیرت سے اُٹھ کر پوچھا،

"اچھا؟ اور کیا کھایا تم نے؟"

نوؔر کی آنکھوں میں اچانک چمک اُتر آئی۔

ہلکی بھوری آنکھیں جگنوؤں کی مانند روشن ہو گئیں

محبت کا ایک لمحہ، جس کی اُسے مدتوں سے تلاش تھی۔

وہ ابھی جواب دینے ہی والی تھی کہ اُس کی بہن آمنہ دروازے سے اندر داخل ہوئی۔

ہاتھ میں فون تھا، اور اسکرین پر پرانی تصویریں

وہی جو وہ پچھلے ہفتے بھی کئی بار دکھا چکی تھی۔

آمنہ نے ہنستے ہوئے وہی تصویریں دوبارہ ماں کے سامنے کر دیں۔

زلیخا بیگم کے چہرے پر ایک دم مسکراہٹ آ گئی،

آنکھوں میں چمک، اور لہجے میں شوق۔

وہ تصویریں دیکھنے لگیں

ایسے جیسے پہلی بار دیکھ رہی ہوں،

ہر تصویر پر تبصرہ، ہر زاویے پر فخر۔

نوّر کی آنکھوں کی وہ جگنو نما چمک یک دم بجھ گئی۔

بھوری آنکھیں ویران ہو گئیں،

جیسے روشنی نے خود ان سے منہ موڑ لیا ہو۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ خاموشی سے اُٹھی، سر جھکائے دروازے کی طرف بڑھی۔

کسی نے اُس کا جانا محسوس بھی نہ کیا۔

آخر کب کسی نے اُس کی موجودگی پر دھیان دیا تھا؟

وہ کبھی اس گھر کی توجہ کا مرکز نہیں رہی تھی۔

رات ڈھلتی گئی۔

گھر میں سب اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔

نوؔر نے قرآن کا ایک ورق بند کیا،

تکئے پر سر رکھا مگر نیند کہیں دور کھو گئی۔

آدھی رات کے وقت بدن تپنے لگا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ماتھا جل رہا تھا،

سارا جسم درد سے بھرا ہوا،

اور دل جیسے کسی بوجھ تلے دبا ہو۔

صبح ہونے تک بخار کی شدت بڑھ چکی تھی۔

نوؔر کی آنکھوں کے گرد حلقے گہرے ہو گئے تھے۔

وہ کمزوری سے اٹھی، وضو کرنے کی کوشش کی، مگر قدم لڑکھڑا گئے۔

آج وہ یونیورسٹی نہ جا سکی۔

دوپہر کو زلیخا بیگم اُس کے کمرے میں آئیں۔

ان کے ہاتھ میں کپڑا تھا، چہرے پر روایتی بے اعتنائی۔

Clubb of Quality Content

"اچھا بھئی، جب چھٹی ہی لے لی ہے،

تو ذرا میری بھی مدد کر دو،"

انہوں نے بغیر دیکھے کہا۔

نوؔر نے نقاب کے نیچے سے بمشکل کہا،

"امّی... طبیعت بہت خراب ہے،

جسم ہل بھی نہیں رہا..."

بات ابھی پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ

زلیخا بیگم نے تیکھے لہجے میں کہا،

"ہاں ہاں، تم تو سب سے زیادہ بیمار ہو، ہم سب ٹھیک ہیں۔ رہنے دو، کوئی ضرورت نہیں، یہ

ڈرامے کب ختم ہوں گے تمہارے؟"

نوؔر خاموش رہی۔

ایک لمحے کے لیے آنکھوں میں آنسو تیرے،

مگر اُس نے پلکوں کی سختی سے روک لیے۔

کچھ دیر بعد،

وہی بخار سے نڈھال جسم لیے،

نقاب اوڑھے، آہستہ آہستہ نیچے گئی۔ ماں کے کاموں میں ہاتھ بٹایا،

برتن دھوئے، میز صاف کی،

پھر لرزتے قدموں سے واپس اپنے کمرے کی طرف لوٹ آئی۔

بستر پر گرتے ہی اُس کے ہاتھ ٹھنڈے تھے،

مگر پیشانی اب بھی تپ رہی تھی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

تھوڑی دیر بعد زلیخا بیگم دوبارہ آئیں۔

چہرے پر وہی سختی،

ہاتھ میں پلیٹ۔

"یہ لو، کھانا کھاؤ،اور یہ بیماری کا ناٹک بند کرو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نوّر نے خاموشی سے پلیٹ لی،

چمچ ہاتھ میں پکڑا،اور نوالہ منہ میں ڈالا۔

دو بڑے آنسو پلکوں سے لڑھک کر

اس کے گال پر آ گرے۔

اس نے فوراً انہیں پونچھ دیا، لمبی سانس لی اور یاد آیا کہ جب آمنہ بیمار ہوئی تھی،

تب یہی زلیخہ بیگم رات بھر اُس کے پاس جاگتی رہتی تھیں، سر سہلاتی، پانی پلاتی، اور دن بھر اُس کے آگے پیچھے رہتیں۔

نوؔر نے آنکھیں بند کر کے خود سے کہا،

"شاید میں بخار کی وجہ سے کچھ زیادہ محسوس کر رہی ہوں...

شاید..."

مگر دل نے فوراً کہا،

"نہیں... یہ بخار کا اثر نہیں۔ یہ تو ہمیشہ سے ایسا ہی ہے۔"

اور پھر خاموشی نے اُس کے کمرے کو ڈھانپ لیا۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

وہ بستر پر لیٹی رہی، آنسوؤں کے بعد ایک خاموش سا اطمینان اُتر آیا شاید یہ جان کر کہ اُس کی پرواہ کرنے والا

اس گھر میں کوئی نہیں۔

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842